سوال

آنے والے رشتہ کی حالت کیسے معلوم کر سکتی ہے ؟

جواب

لحمد للہ.

کامیاب شادی کے ارکان میں آنے والے رشتہ کی اخلاقی اور دینی اہلیت پرکھنا اور دیکھنا شامل ہے ، اس کے ساتھ دوسرا رکن یہ ہے کہ میلان قلبی اور عاطفت میں موافقت بھی ہو یعنی دل مانتے اور اس کی طرف مائل ہو.

ہجّتا ہے کہ اس میں اہم رکن دینی طور پر صحیح ہونا اور حسن اخلاق کا مالک ہونا ہی شمار کیا جائیگا؛ کیونکہ ہر کامیاب تعلقات کی اساس اور بنیاد اخلاق اور دین ہی ہے ، اور ہر سعادتمند گھر کا ایک رکن ہے ، چاہے اس میں تمام محبت اور عاطفت نہ بھی ہو.

لیے حتی الامکان اس رکن کا اہتمام کرنا ضروری ہے زیادہ فائدہ منداور زیادہ صحیح اختیار کرتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالی سے نصرت ومعاونت حاصل کرنی چاہیے .

، چیز کو پورا کرنے کے لیے ہم اپنی سائلہ بہن کے ساتھ مل کر کچھ وسائل پر غور کرتے ہیں جن کے ذریعہ اس میں کامیاب ہوا جا سکتا ہے :

1 آنے والے رشتہ کے دوست واحباب کے بارہ میں باز پرس کی جائے جو اس کے ساتھ رہتے ہیں اور اس کے ہم پیالہ اور ہم نوالہ ہیں .

ے مطابق منگیتر کی کامل شخصیت تک پہنچنے کے لیے اہم ترین طریقہ یہی ہے ، لیکن یہاں اس پر متنبہ رہنا ہوگا کہ ان سے جو سوالات کیے جائیں وہ محدود ہوں مجمل نہ ہوں ، اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ مثال کے طور اگر اس کے کرم کے بارہ میں سوال ہو تو اس اخلاق کا تناسب متعین کیا جائے ، اسی طرح اس کے ٗ

یہ غلطی کرتے ہیں کہ وہ منگیتر سے مجمل سوال دریافت کرتے ہیں جو غالبا ایک مبہم سے صورت پیش کرتا ہے اور اکثر طور پر دوستوں کے جذبات غالب آجائے ہیں اس طرح وہ اپنے دوست کی تعریف ہی کرینگے ، اور اس طرح لڑکی اپنے منگیتر کے بارہ میں تفصیل تک نہیں پہنچ پاتی .

تھ زیادہ سے زیادہ بیٹھا جائے ، اور ان کے ساتھ زندگی میں اس شخص کے موقف کی تفصیلات طلب کی جائیں ، اور اس کے بارہ اہم یاداشت پوچھی جائیں ، اس کا معنی یہ ہوا کہ سوال سوچ سمجھ کر اور ٹھر کر کیا جائے تاکہ صحبت ومعاشرت کے سبب سے قابل اطمنان جواب دینے والے کو تلاش کرنے کی فرصت ؎

لے رشتہ کے دوست واحباب اور اس کے بھائیوں اور خاندان اور گھر والوں کے اخلاق کو دیکھنا اس شخص کے اپنے اخلاق کا بہت بڑا مؤثر ہے ، کیونکہ انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے ، اور پھر ایک قدیم مثل بھی ہے کہ : مجھے اپنے دوستوں کے بارہ میں بتاؤ تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم کون ہو.

براہ راست سوال کرنے کی بجائے اس مؤثر پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے .

ماری عزیز بہن آپ کو یہ علم ہی ہے کہ یہ سبب کچھ دلہن خود نہیں کرتی بلکہ یہ کام تو اس کے ولی نے یا پھر جن قابل بھروسہ افراد کو وہ اس کا ذمہ دار بنائے جو لڑکی کا محرم ہو یا پھر کوئی اور.

2 منگیتر کی حالت کے بارہ میں عملی باز پرس کرنا :

علمی حلقات اور خیر وبھلائی کی مجلسوں میں حاضر ہونے کو مدنظر رکھنا کہ آیا وہ یہا حاضر ہوتا ہے یا نہیں ، اور لوگوں کے ساتھ اس کے احسان کو تلاش کرنا ، اور لوگوں کی خوشی وغمی میں شریک ہونا ، اور اگر ممکن ہو سکے تو براہ راست اس کے صبر وحلم کے درجہ کا امتحان لینا ، اور بغیر کسی تکلف کے اس کے عملی م و

3 لڑکی کے اولیاء کا منگیتر کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور اس سے بات چیت کرنا ، تاکہ وہ اس کی سوچ وتفکیر کے طریقہ کو قریب سے دیکھیں ، اور اس کے افق کی وسعت معلوم کریں اور اس کی ثقافت اور عقلی درجہ کا علم حاصل کر سکیں اور اس کے منطق کا میزان معلوم کریں .

لیے لڑکی کے ولی سے کچھ جدوجہد کا مطالبہ کرتا ہے ، کیونکہ لڑکی کے ولی پر اس کی پوری مسؤلیت اور ذمہ داری کا بوجھ ہے ، یا پھر ایسے شخص پر جو لڑکی کے گھر سے تعلق رکھے یا اس کا بیٹا ہو اس پر یہ بوجھ ہے ؛ لیکن یہ سب کچھ اس صورت میں ہو سکتا ہے جب وہ اپنی ذمہ داری کا احساس کرتا ہو کہ اسے اپنی لڑکی کے ـ

، کے متعلق دیکھنا کہ وہ مساجد میں نماز کی پابندی کرتا ہے ، یا پھر التزام اور وقار جیسی زینت سے اپنے آپ کو مزین کیے ہوئے ہے ، یہ انتہائی سنگین قسم کی غلطی ہے . جس کا نتیجہ شادی کی ناکامی ہے کیونکہ بہت جلد یہ انکشاف ہوتا ہے کہ اکثر لوگ باطن کی بجائے غیر حقیقی طور پر اپنے آپ کو مزین رکھتے ہوئے ظا

خ ابن عثیمین رحمہ اللہ " فتاوی نور علی الدرب " میں نکاح کے فتاوی جات میں خاوند یا بیوی اختیار کرنے کے متعلق کہتے ہیں :

ء کو ان کی شادی کے متعلق ہماری نصیحت ہے کہ : یہ بات تو سب کو معلوم ہے کہ عورت کے ولی پر امانت کی ادائیگی واجب ہے ، وہ اس اعتبار سے کہ عورت کے ولی کو اس کی شادی کسی ایسے شخص نے نہیں کرنی چاہیے . جس کا دین اور اخلاق اچھا اور پسند نہ ہو ، چاہے عورت اس کی رغبت بھی رکھتی ہو ؛ کیونکہ ع

، شیخ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے :

رشتہ کے بارہ میں باز پرس کرنا اور اس کی کھوج لگانا واجب موکد ہے ، خاص کر ایسے وقت میں جبکہ آج کل اچھے اور برے کی پہچان نہیں رہی ، اور جعلی سازی جھوٹے وصف کی بھرمار ہو چکی ہے ، اور جھوٹی گواہیاں اور سرٹفکیٹ عام ہو چکے ہیں .

ہکتا ہے کسی ایسے شخص کا رشتہ آئے جو ظاہری طور پر تو نیک وصالح اور حسن خلق کا مالک معلوم ہوتا ہو لیکن حقیقت میں ایسا نہیں .

ا ہے کہ وہ اپنے ظاہر پر ملمع سازی بھی کر لے ، اور لڑکی کے گھر والوں اور لڑکی کے ساتھ جعل سازی کر کے انہیں نیک وصالح اور با اخلاق باور کرائے ، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس لڑکے کے گھر والے بھی اس جعل سازی میں اس کا ساتھ دیتے ہوں .

ی ہو سکتا ہے کہ لڑکے کے گھر والوں کے علاوہ کوئی اور بھی آکر گواہی دے کہ یہ لڑکا نیک وصالح ہے ، لیکن جب عقد نکاح ہو جائے تو یہ پتہ چلے کہ وہ لڑکا تو دین اور اخلاق کا مالک نہیں ہے .

، رائے یہ ہے کہ اس کے بارہ میں یقینی طور پر باز پرس کی جائے ، اور پوری باریک بینی سے کوشش کی جائے اگر اس سلسلہ میں جواب دینے کے لیے دس یا بیس روز یا پھر ایک ماہ انتظار کرنا پڑے تو بھی کوئی حرج نہیں ، تاکہ انسان بصیرت اختیار کر سکے .

ہ واضح ہو جائے کہ آنے والا رشتہ مطلوبہ اور مرغوب اوصاف کا حامل ہے ، اور اس کا دین اور اخلاق پسندیدہ ہے تو اس سے شادی کر دی جائے ، اس طرح کے شخص کے ساتھ شادی کی رغبت رکھنے پر کسی شخص کو بھی اعتراض کرنے کا حق حاصل نہیں کہ وہ کسی بھی دلیل سے اعتراض کرے " انتہی

لی سے دعا ہے کہ ہمیں اور آپ کو حسن اخلاق کا مالک بنائے کیونکہ حسن اخلاق کا مالک بنانے والا تو صرف وہی اللہ رب العزت ہے ، ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو برے اخلاق اور برے اعمال سے محفوظ رکھے ، کیونکہ ان سے محفوظ رکھنے والا اللہ سبحانہ وتعالی ہی ہے .

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

105728